Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

ڈاکٹر منور ہاشمی کی اُردو غزل کا فکری جائزہ

حیات محمد خان
پی ایچ ڈی سکالر، شعبہ لسانیات وادبیات (اُردو) قرطبہ یونی ورسٹی سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پشاور
ڈاکٹر تحسین بی بی
ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ لسانیات وادبیات (اُردو) قرطبہ یونی ورسٹی سائنس اینڈ ٹیکنالوجی پشاور
صدر شعبہ اردو، یونیورسٹی آف صوابی

Abstract:

Dr. Munawar Hashmi is counted in Pakistan's leading poets. His poetry is a statement of different topics. Their rhyme is found to be enough diversity. He has played his role in promoting Urdu literature in the field of poetry. His poetry is also reputable across the border. Basically he is romantic poet. Dr. Munawar Hashmi's rhyme has been reflected the best of society. He has caught the simplicity and interpretation of his feelings. He has used a lot of techniques in the poetry. In this article, Dr. Munawar Hashmi's poetry and the use of different technical axis is described.

Key words: Dr. Munawar Hashmi, poetry, modern, simplicity, variety, romances, poetic techniques.

کلیدی الفاظ:

ڈاکٹر منور ہاشمی، شاعری، جدت، سلاست، معاشرہ، تنوع، رومانیت، فنی محاسن۔

ڈاکٹر منور ہاشمی جدید اُردو غزل کا جگمگاتا ہوا افکار پر حاوی شاعر ہی نہیں بلکہ ایک درخشاں ستارہ ہے جس کی اردو غزل میں ایک نیا آہنگ اور تنوع موجود ہے۔ آپ غم جاناں سے شاعری کا دل نہیں بہلاتے بلکہ غم دوراں، انسانی رویوں کی ناہمواریاں، دردِ دل اور دردِ انسانیت بھی آپ کے ہاں پائے جاتے ہیں۔ڈاکٹر منور ہاشمی نے اُردو کی تمام اصناف سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ حمد و نعت، نظم، غزل، قطعات و رباعیات اور اقبال شناسی وغیرہ مگر ان کی پسندیدہ صنف غزل ہے۔ منور ہاشمی کی غزل کا اگر جائزہ لیا جائے تو انہوں نے روایت سے مکمل بغاوت نہیں کی اور جدّت طرازی کے سمندر میں بھی غوطہ زن ہوئے ہیں۔ آپ نے اپنی شاعری میں عصری و سماجی اور رومانوی خیالات زندگی کے تلخ حقائق، اقدار کی شکست وریخت زندگی کی بے معنویت اور سماجی و سیاسی جبر واستحصال کے خلاف صدائے احتجاج بلند کی ہے۔ آپ سادگی کے ساتھ اپنے جذبات، احساسات و خیالات کا اظہار کرتے ہیں۔ تغزل کی موجودگی نے آپ کے کلام کو رنگا رنگی اور چاشنی بخشی ہے۔ آپ نے نئی تراکیب اور نئے تجربات سے یہ بات ثابت کر دی ہے کہ آپ نے خود ساختہ غزل نہیں کہی بلکہ آپ دردمند دل کی خوب صورت آواز ہیں۔ جو ادبی حلقوں میں داد و تحسین کی مستحق ٹھہری۔ بقول ڈاکٹر سید قاسم جلال:

"غمِ ذات ہو، غمِ دوراں، جو لوگ مصائب حیات کے وار سہہ کر جینے کا ڈھنگ سیکھ لیتے ہیں۔ وہی خوشیوں کے اصل حق دار ہوتے ہیں۔ کامرانیوں کی منزلیں انہی لوگوں کے انتظار میں ہوتی ہیں۔ منور ہاشمی رجائی انداز فکر کے حامل ہیں" (۱)

ڈاکٹر منور ہاشمی غزل کے میدان کے شہ سوار ہیں اور اس کے مزاج سے بخوبی آگاہ ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ انہوں نے دیگر اصناف شاعری کی نسبت غزل پر خصوصی توجہ دی ہے اور اُردو غزل گو شاعر کے طور پر پہچانے جاتے ہیں۔ اس حوالے سے ڈاکٹر احسن جمال اپنے ایک مضمون بعنوان "شاعر، محقق اور نقاد ڈاکٹر منور ہاشمی" میں لکھتے ہیں:

"منور ہاشمی کو آج کی اُردو غزل کا بے تاج بادشاہ کہیں تو بے جا نہ ہو گا" (۲)

غزل کا کینوس خاصا وسیع ہے اور اس میں ہر طرح کے موضوعات سما سکتے ہیں۔ اس حوالے سے منور ہاشمی کی غزل کا مطالعہ کیا جائے تو ان کی غزلیات میں یکسانیت نہیں بلکہ موضوعات کا تنوع اور جدت وندرت پن کا حسین امتزاج پایا جاتا ہے۔ موضوعاتی تنوع کے حوالے سے ان کی ایک غزل سے مثال ملاحظہ کریں:

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

کھلے رہیں گے دریچے اس آس پر گھر کے
کبھی تو جھونکا ہوا کا ادھر بھی آئے گا
چھپائے پھرنے سے کب عشق ومشک چھپتے ہیں
چڑھے گا چاند تو سب کو نظر بھی آئے گا (۳)

ڈاکٹر منور ہاشمی ایک فطری اور جبلی شاعر ہیں لکھنا ان کے خون میں شامل ہے۔ ان کی شاعری میں منفرد لب ولہجے کے ساتھ رومانیت اور ظالم سامراج کی ناانصافیوں کا گہرا شعور ملتا ہے۔ منور ہاشمی محبت، خوابوں، خواہشوں اور سچائیوں کی آمیزش کے ساتھ اپنے فن کو ذہن کی روشنی سے مرتب کرتے ہیں کہ زندگی کے معمولی سے معمولی مظہر تک کو محسوس کرنے کا رویہ ان کے ہاں مل جاتا ہے۔ ندرت خیالی وجدت طرازی کے سبب بلاشبہ ان کی غزل اُردو ادب میں یکتا ویگانہ ٹھہرتی ہے۔
بقول ڈاکٹر "مناظر عاشق ہرگانوی":

"منور ہاشمی کی غزلوں میں اسلوب سخن اور پیرایہ ءاظہار کے ایک جہانِ نو، ایک نئی فضا اور تخیل و تفکر کی نئی وسعتوں کا سراغ ملتا ہے۔ ان کا سوچتا ہوا لہجہ ان کے پاس ہونے والے واقعات کی اندرونی گہرائیوں سے ابھرتا ہے۔ گیر اور ملک گیر اُن کے مشاہدہ کی گرفت میں حسنِ بتاں نہیں بلکہ سلگتا ہوا تلخانہ بھی ہے" (۴)

ڈاکٹر منور ہاشمی کی شاعری بالخصوص غزل کے جتنے بھی موضوعات ہیں وہ تخیلی نہیں بلکہ حقیقی جاگتی زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ غزل اور نظم میں اپنے جذبات کا اظہار کرنے پر مکمل دسترس رکھتے ہیں۔ منور ہاشمی کی شاعری کا ایک ایک لفظ عام انسانی جذبات واحساسات کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے زندگی کے تلخ حقائق اور تجربات کو ہمارے سامنے خوب صورت پیرائے میں پیش کیا ہے:

ہر ایک شخص منوّر تمہاری بستی میں
صلیب ذات پر لٹکا دکھائی دیتا ہے (۵)

غزل کا روایتی موضوع حسن وعشق ہے جو کہ غزل کو جمالیاتی حسن سے آراستہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ غزل گو شعراء نے اس موضوع پر بہت کچھ لکھا ہے۔ منور ہاشمی بھی اس فہرست میں شامل ہیں۔ جنہوں نے اردو غزل کو ایک وقار وآبرو بخشی ہے۔ بقول احسن جمال:

"گذشتہ ربع صدی میں جن شاعروں نے اُردو غزل کو حقیقی معنوں میں آبرو بخشی ان میں منور ہاشمی کا نام بہت نمایاں ہے۔ وہ پاکستانی شعراء کی صفِ اوّل کے شاعر ہیں" (٦)

دیگر شعراء کی طرح منور ہاشمی نے بھی حسن وعشق کے حوالے سے اپنے تجربات اور مشاہدات کو شخصیت کے حسین رنگوں میں یوں ڈھال کر پیش کیا ہے کہ وہ اپنے عہد کے دیگر شعراء سے منفرد دکھائی دیتے ہیں۔ منور ہاشمی کی شاعری کے مطالعے سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ آپ کے ہاں حسن وعشق کے تصورات اگرچہ وہی ہیں جو کہ اُردو اور

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

فارسی شاعری میں عرصہ دراز سے چلے آرہے ہیں لیکن آپ کی خوبی یہ ہے کہ آپ نے اپنی فن کارانہ مہارت اور جدت افکار کے ذریعے ان میں نئی روح پھونک دی ہے۔اس حوالے سے ان کے یہ اشعار ملاحظہ فرمائیں:

اک اجنبی کو اپنا بنانے کے واسطے
ہم کو دیے ہیں سارے زمانے کے واسطے
میرے لہو کی اس کو ضرورت ہے آج کل
کچھ رنگ چاہیے ہے فسانے کے واسطے (۷)

منور ہاشمی غزل کے مزاج اور لوازمات سے بخوبی واقف ہیں۔ آپ کے ہاں غزل کی وہی علامتیں ہیں جو صدیوں سے اُردو اور فارسی شاعری میں چلی آرہی ہیں۔ان کو خوب صورت انداز سے اپنی شاعری میں بیان کیا۔ آپ کی خصوصیت یہ ہے کہ آپ نے غزل میں جدت اور ندرت پیدا کر دی ہے۔دور جدید کے تقاضوں کے مطابق غزل کو ہم آہنگ کرنا آپ ہی کا وصف ہے جیسے فرماتے ہیں:

لے جائے گردشِ حالات کہیں اور
بس جائے گا اک شہر خیالات کہیں اور (۸)

منور ہاشمی ایک مکمل رومانوی شاعر ہیں۔ان کی شاعری میں رومانیت کے تمام عناصر پائے جاتے ہیں۔ جن میں بغاوت،ماضی پرستی،خیالی بہشت شامل ہیں۔منور ہاشمی کی رومانیت میں سطحی پن نہیں بلکہ اس کے نزدیک عشق اور محبت کا تذکرہ پاکیزگی کے روپ میں ملتا ہے۔ان کی غزل میں رومانوی خیالات و افکار بھی بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ حسن پرستی آپ کی شخصیت کا ایک جزو ہے۔ اچھی اور خوب صورت اشیا ہر انسان کی آنکھوں کو خیرہ کر دیتی ہیں۔ آج کل لوگوں نے حسن کے معیارات بنا لیے ہیں۔ ہر کوئی اپنے محبوب کی مختلف صورتیں اور عادات خود تراشنے لگ گیا ہے۔ مگر ڈاکٹر منور ہاشمی دنیاوی اعتراضات اور باتوں کو چھوڑ کر حسن کی تعریف ایک نئے انداز میں کرتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں جیسے کہ:

پھول سے آرہی ہے جو سب کو
اصل میں ہے نہال کی خوشبو
ایک پودے کے پھول ہیں لیکن
ہے جُدا ڈال ڈال کی خوشبو
ہے منوؔر تمھارے ہونٹوں میں
اک پری رُخ کے خال کی خوشبو (۹)

حسن کے حوالے سے ان کا ایک اور شعر ملاحظہ فرمائیں:

جھکتے ہیں جا کے حسن کی سرکار میں ضرور
ایسا یہ کام ہے جسے سب نیک و بد کریں (۱۰)

منور ہاشمی نے محبوب کے حسن و سیرت کی جو عکاسی پیش کی ہے وہ ایک حقیقی زندگی کی مثال ہے اس میں جذبوں کی کار فرمائی تو ضرور ملتی ہے مگر اس کے ساتھ ساتھ جذباتی پن کی بجائے ایک اعتدال اور حقیقت کا عکس ضرور نظر آتا ہے۔ اُردو ادب کی تاریخ میں مختلف شعرا نے محبوب کا سراپا بیان کیا ہے۔منور ہاشمی کے ہاں شاعری میں بھی محبوب کے خدوخال و سراپا نگاری کی جھلک ملتی ہے۔اس حوالے سے یہ شعر ملاحظہ کریں:

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

دل کے جذبے جوان رکھتی ہے
تیرے حسن و جمال کی خوشبو
کاش تجھ کو بھی کبھی محسوس
میرے ناگفتہ حال کی خوشبو (۱۱)

منور ہاشمی نے روایت کی پاسداری کا واضح ثبوت اپنی غزل میں دیا ہے۔ اُن کے ہاں روایتی مضامین اپنی اصل شکل میں گردش کرتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ منور ہاشمی کی غزل ان فکری تجربات اور مشاہدات کا بیان ہے جن کے دوران انہیں غمِ دوراں سے گزرنا پڑا۔ منور ہاشمی کی شاعری میں انفرادی اور اجتماعی کرب کے دکھ بھی ملتے ہیں۔ وہ مقدار سے زیادہ معیار کے قائل ہیں۔

میں سر کہاں چھپاؤں گا اس تیز دھوپ میں
وہ موم کا مکان تو کب کا پگھل گیا
اب کام بس ہے یاد کے لمحے کریدنا
تنہائیوں میں میرا دل یوں ہی بہل گیا (۱۲)

منور ہاشمی کی شاعری پر صرف اور صرف رومانوی خیالات و افکار کی مہر نہیں ثبت کی جاسکتی ہے۔ آپ ایک حساس اور درد مند شاعر ہیں۔ محبوب کی خوب صورتی اور دل کشی آپ کو متاثر تو ضرور کرتی ہے مگر صرف یہی آپ کی شاعری کی معراج نہیں ہے۔ زندگی میں دُکھوں، دردوں اور تکالیف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اپنے خیالات و افکار کے اندر جدّت اور تنوع پیدا کرنا چند ہی شعرا کا حسن ہے۔

ڈاکٹر منور ہاشمی نے عصر حاضر کے حالات و مسائل اور ناانصافیوں کا پرچار کیا ہے۔ وہ ان حالات کا اصل ذمہ دار عوام کو ہی گردانتے ہیں۔ کہ وہ کس طرح سے ایک دوسرے کے لیے مشکلات کا سبب بنتے ہیں۔ اور لوگ ان ناانصافیوں کا ازالہ کرنے کے بجائے تماشائی کا روپ دھار لیتے ہیں۔ وہ ان حالات کی عکاسی کچھ یوں کرتے ہیں:

پہنچا ہر نقصان ہمیں کو جب تک تھے خاموش
آخر ہم بھی بول پڑے پھر کیوں رہتے خاموش
تبدیلی کا بن جائے گا اک دن دعوے دار
ماں کی گود میں جو لیٹا ہے درر کھے خاموش
جنگل میں کرتے ہیں چھوٹے چھوٹے پودے شور
جب سارے قد آور اشجار ہوئے خاموش (۱۳)

منور ہاشمی نے اپنی غزلوں میں انسان کی عظمت اور تحفظِ انسان کے لیے آواز بلند کرتے ہوئے معاشرے میں پھیلی نفرت کی دیوار توڑنے، مذہبی تعصّبات، معاشرے میں پلنے والی نفرت، ناہمواری، عدم توازن اور عدم مساوات کا خاتمہ کر کے معاشرے میں مثبت اور ہم آہنگی کی صورت پیدا کی ہے۔ اور اپنی شاعری کے ذریعے انقلاب لانے کی کامیاب کوشش کی ہے۔ جس کا واضح ثبوت یہ اشعار ہیں:

پھر کھلیں گے سوچ کے صحرا میں یاروں کے گلاب
تو نہ ہو گا تو یہاں خوشبو تیری رہ جائے گی

وقت کی سرکش ہواؤں جب دیا بجھ جائے گا
صبح کی صورت میں اس کی روشنی رہ جائے گی
یوں منوّر آئے گا اب انقلاب زندگی
آنکھ میرے عہد کی حیران رہ جائے گی (۱۴)

منور ہاشمی کی غزل قدیم وجدید شاعری کا حسین امتزاج ہے۔انہوں نے روایت سے بغاوت نہیں کی بلکہ اُسے سامنے رکھتے ہوئے اُس میں جدید فکر و آہنگ کا اضافہ کیا ہے۔ اسی لیے ان کی غزل قدیم وجدید کی خوب صورت رعنائی اور ندرت کی علم بردار ہے۔ منور ہاشمی نے غزل میں روایت کی پاسداری کرتے ہوئے ہئیت کے نئے تجربات بھی کیے ہیں۔ان کی شاعری میں مرزا اسد اللہ خان غالؔب کا انداز اور ان کی شعری زمین کی جھلک نمایاں نظر آتی ہے۔انہوں نے غالؔب کی شعری زمین پر بہت خوب صورت غزلیں پیش کی ہیں۔جس کا ذکر وہ اپنے ایک شعر میں یوں کرتے ہیں:

دشمنوں میں بھی بصد ناز چلا جاتا ہوں
واں بھی رکھتا ہے خدا رُتبہ نمایاں میرا
میرا اندازِ سُخن اور زمین غالؔب
ایک بس عجز ہُنر اس میں پنہاں میرا (۱۵)

منور ہاشمی ایک کہنہ مشق غزل گو شاعر ہیں۔ان کی غزلوں میں لطافت، پاکیزگی، سبک پروری اور ندرت خاص طور پر قاری کے ذوق سلیم کو متاثر کرتی ہے۔وہ غزل کے مزاج کو تغزل کی فضا میں رکھتے ہیں۔ان کی غزلوں میں سلاست، روانی ابھر کر سامنے آتی ہے۔بقول احسن جمالی:

"ان کی شاعری میں سلاست، روانی اور بے ساختگی بدرجہ اتم موجود ہے۔گویا میر تقی میؔر نے غزل کی جو تعریف کی تھی۔ منور ہاشمی کی غزل اس پر پوری اترتی ہے"۔ (۱۶)

منور ہاشمی نے اپنی غزلوں میں فکری جذبات واحساسات کے ساتھ ساتھ فنی محاسن بالخصوص تشبیہات، استعارات، تضاد، تلمیحات، تکرار، علت اور مراۃ النظیر کا بہترین استعمال کیا ہے۔جس سے ان کے فن میں ایک لطافت وحسن ابھر کر سامنے آتا ہے۔

صحرا کی طرح خشک میرے لب ہیں منوّؔر
ہے اس کے مگر پیار کی برسات کہیں اور (۱۷)

اس شعر میں لبوں کو صحرا کی خشکی سے تشبیہہ دی ہے۔تشبیہہ کے لیے ایک اور شعر ملاحظہ فرمائیں:

مُشہد کی گلیاں منوّر روشنی سے بھر گئیں
آج شب مہتاب پھر بالائے بام آیا کوئی (۱۸)

منور ہاشمی کی شاعری صنعت تضاد سے بھی آراستہ ہے۔ اس حوالے سے ان کا یہ شعر ملاحظہ کریں:

تمہارا نام اسی واسطے تو زندہ ہے

Vol.4 No.4 2021

ISSN Online: 2709-7625

ISSN Print: 2709-7617

تمہارے نام پر مرنا جن کو مر بھی گئے (۱۹)

ڈاکٹر منور ہاشمی کی شاعری استعارہ سے بھی مزین ہے۔ آپ نے استعارات کا استعمال بڑے فن کے ساتھ کیا ہے۔

ساری رات گرائے میری آنکھوں نے
میرے دامن میں سے موتی بکھرے ہیں (۲۰)

ڈاکٹر منور ہاشمی کے کلام میں صنعت تلمیح کا بھی بڑے فن کارانہ انداز میں استعمال ہوا ہے۔

نئے جہاں کا سقراط مر نہیں سکتا
اسی یقین سے ہر زہر مجھ کو پینا ہے (۲۱)

ڈاکٹر منور ہاشمی کی شاعری کا جائزہ لیتے ہوئے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ آپ نے اپنی شاعری اور شخصیت سے لوگوں کو متاثر کیا۔ منور ہاشمی کی شاعری ان کی شخصیت کی مکمل عکاسی کرتی ہوئی نظر آتی ہے۔ اس میں کسی قسم کا ابہام، الجھاؤ اور پیچیدگی کا عنصر نظر نہیں آتا۔ ایک سیدھی سادی شخصیت ہی ان کی پہچان ہے۔

روزن سے جھانکتا رہا مہتاب رات بھر
اور دیکھتے رہے اسے کس بے بسی سے ہم
ایسا نہ ہو کہ روشنی بینائی چھین لے
مانوس ہو چکے ہیں بہت تیرگی سے ہم
اس نے بچھڑ کے ہم کو منوّر بدل دیا
ملتے ہیں اپنے آپ سے بھی بے دلی سے ہم (۲۲)

ڈاکٹر منور ہاشمی کے کلام میں خیال و جذبے کا قالب اور شعر آپس میں پیوست ہیں۔ شاعر کو یہ اعزاز اسی وقت نصیب ہوتا ہے۔ جب اس کا جذبہ اور اس کا فن دونوں یکساں ہوں۔ یہی خلوص گداز پن اور سچائی منور ہاشمی کے کلام کی امتیازی خصوصیت ہے۔ بقول مناظر عاشق ہرگانوی:

"منور ہاشمی کی غزلوں کی چمک، جذبہ قوت حرارت اور پیغام حیات میں مضمر ہے۔ آشوب آگہی اور روح عصر کی فکری توجیہہ سے مرصع ان کی غزلیں نئے جہان اور زندگی کی نئی تعبیر کا حوالہ ہیں۔ روابط اور رشتوں کی نوعیت بدلے ہوئے نظام اور عمل کے سلسلے کے نئے پیمانے اور سانچے کی وجہ سے ان کی غزلوں میں راہیں الگ نظر آتی ہیں" (۲۳)

منور ہاشمی کی شاعری کا جائزہ لے کر مجموعی طور پر یہ کہا جاسکتا ہے کہ منور ہاشمی کی شاعری احساسات کی شاعری ہے۔ یہ احساس ان کے ہاں نظم اور غزل دونوں میں نمایاں ہے۔ ان کی شاعری ان کے شعری سفر کی روداد سناتی ہے۔ منور ہاشمی کی شاعری رومانی، درد مند شاعر کا فنی سفر ہے۔ ان کی شاعری میں ان کے جذبات و افکار اور موضوعات کے تنوع کی کثرت کے ساتھ لوازمات شعر اور دیگر محاسن بھی بدرجہ اتم موجود ہیں۔ ایک تحقیق کار الفاظ کو تراش خراش کر خوب صورت انداز میں پیش کرتا ہے۔

شہر کی گلیاں منوّر روشنی سے بھر گئیں
آج شب مہتاب پھر بالائے بام آیا کوئی (۲۴)

ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

منور ہاشمی کی شاعری بالخصوص غزل کا جہاں فنی حوالہ اہم ہے وہاں اس کا فکری رخ اپنی مثال آپ ہے۔ منور ہاشمی کی ساری شاعری اپنی زمین سے منسلک ہے۔ رومانیت، دردمندی، حب الوطنی، معاشرہ اور اس کے مسائل ان کی شاعری ایک مفکر، دانش ور اور عوام کے دکھوں پر کڑھنے والے بے بس شاعر کی آواز ہے مختصر یہ کہ منور ہاشمی نے بہت کم عرصے میں اپنی شہرت و مقبولیت کا لوہا منوایا ہے۔

حوالہ جات

(۱) سید قاسم جلالی "ڈاکٹر منور ہاشمی کی غزل کی فکری و فنی جہات" مشمولہ، پاکستان کے چند اہم غزل گو، لاہور ،ماسٹر پبلشرز، ۲۰۱۷ء ص ۸۳

(۲) احسن جمال، ڈاکٹر شاعر محقق اور نقاد پروفیسر ڈاکٹر منور ہاشمی "مشمولہ فیض اقبال، از پروفیسر ڈاکٹر منور ہاشمی" اسلام آباد، تیسرا رخ پبلشرز، ۲۰۱۸ء ص ۵

(۳) منور ہاشمی، ڈاکٹر "نیند پوری نہ ہوئی" نئی دہلی، نرالی دنیا پبلی کیشنز، ۲۰۰۵ء ص ۲۷

(۴) مناظر عاشق ہرگانوی، ڈاکٹر، دیباچہ، غزل اے غزل از منور ہاشمی، اسلام آباد، دنیائے پبلی کیشنز، ص ۱۵

(۵) منور ہاشمی، ڈاکٹر "سوچ کا صحرا، لاہور، مکتبہ میری لائبریری، ۱۹۸۲ء ، ص ۸۷

(۶) احسن جمال، ڈاکٹر، "زندہ رہنے والی غزل کا شاعر" مشمولہ "نیند پوری نہ ہوئی" ایضا، ص ۰۹

(۷) منور ہاشمی ، ڈاکٹر، "غزل اے غزل"، ایضا، ص ۱۳

(۸) منور ہاشمی، ڈاکٹر، "نیند پوری نہ ہوئی" ، ایضا، ص ۱۰۵

(۹) ایضاً، ص ۶۶

(۱۰) منور ہاشمی ، ڈاکٹر "غزل اے غزل"، ایضا، ص ۱۳

(۱۱) ایضاً، ص ۶۴

(۱۲) منور ہاشمی، ڈاکٹر، "سوچ کا صحرا"، ایضا، ص ۳۱

(۱۳) منور ہاشمی، ڈاکٹر "کرب آگہی"، راولپنڈی، وطن پبلی کیشنز، ۱۹۸۵ء، ص ۰۹

(۱۴) منور ہاشمی ، ڈاکٹر، "سوچ کا صحرا"، ایضا، ص ۴۰، ۳۹

(۱۵) منور ہاشمی، ڈاکٹر، "نیند پوری نہ ہوئی" ایضاً، ص ۴۱

(۱۶) احسن جمال ڈاکٹر "زندہ رہنے والی غزل کا شاعر"، مشمولہ "نیند پوری نہ ہوئی" ایضاً، ص ۱۵، ۱۴

(۱۷) منور ہاشمی، ڈاکٹر، "نیند پوری نہ ہوئی" ایضاً، ص ۱۰۵

(۱۸) منور ہاشمی ، ڈاکٹر، "غزل اے غزل" ایضاً، ص ۳۵

Vol.4 No.4 2021
ISSN Online: 2709-7625
ISSN Print: 2709-7617

(۱۹) ایضاً، ص۶

(۲۰) ایضاً، ص۲۰۵

(۲۱) ایضاً،ص ۱۶۸

(۲۲) منورہاشمی، ڈاکٹر،"بے ساختہ" راولپنڈی، زیروپوائنٹ پبلی کیشنز،۲۰۰۰ء ص ۲۱

(۲۳) مناظر عاشق ہر گانوی،ڈاکٹر "غزل کا جہاں لو" مشمولہ،"نیند پوری نہ ہوئی" ایضاً، ص۲۰

(۲۴) منورہاشمی ،ڈاکٹر،"غزل اے غزل" ایضاً، ص۳۵